السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کلامی لا ینسخ کلام اللہ، وکلام اللہ ینسخ کلامی، وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا'' میرا کلام اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کرتا، اللہ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کرتا ہے اور اللہ کے کلام کا بعض اپنے بعض کو منسوخ کرتا ہے۔ (مشکوۃ'' المصابیح: ۱۹۵)

کیا یہ روایت صحیح ہے؟ تحقیق کر کے جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکوٰۃ میں یہ روایت بحوالہ سنن دارقطنی (۴ ۱۴۵ ح۴۲۳۳) مذکور ہے۔ اسے دارقطنی، ابن عدی (الکامل ۲ ۶۰۲ دوسرا نسخہ ۲ ۴۴۳) اور ابن الجوزی (العلل المتناہیہ ۱ ۱۲۵ ح ۱۹۰) نے ''جبرون بن واقد: حدثنا سفیان بن عیینۃ عن ابی الزبیر عن جابر'' کی سند سے روایت کیا ہے۔ ابن عدی نے کہا: ''منکر'' یہ حدیث منکر ہے۔ (نیز دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۴۴۰۶)

(حافظ ذہبی نے اس حدیث کے بارے میں کہا: ''موضوع'' (میزان الاعتدال ۱ ۳۸۸

(حافظ ابن حجر نے اس فیصلے کو لسان المیزان میں برقرار رکھا ہے۔ (دیکھئے للسان ۲ ۹۴

(جبرون بن واقد کے بارے میں ذہبی نے کہا: ''لیس بثقۃ'' وہ ثقہ نہیں ہے۔ (دیوان الضعفاء والمتروکین: ۷۲۲، المغنی فی الضعفاء: ۱۰۸۹

(اور کہا: ''متہم فانہ روی بقلۃ حیاء۔۔۔'' یہ (وضعِ حدیث کے ساتھ) متہم ہے کیونکہ اس نے (یہ روایت) بے حیائی سے بیان کی۔۔۔ (میزان الاعتدال ۱ ۳۸۷، ۳۸۸

(متہم سے مراد ''متہم بالوضع'' ہے۔ (الکشف الحثیث عمن ری بوضع الحدیث ص ۱۲۲

کسی ایک محدث نے بھی اس راوی کی توثیق نہیں کی ہے۔

خلاصۃ التحقیق: یہ روایت جبرون بن واقد کی وجہ سے موضوع ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص473

محدث فتویٰ